سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر منافقین نے تہمت لگائی، اللہ تعالیٰ نے آپ کی برأت قرآن کریم میں نازل فرمائی۔

❀ تابعی کبیر، مسروق رحمہ اللہ (۶۲ھ) کے بارے میں ہے:

كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ عَائِشَةَ؛ قَالَ : حَدَّثَتْنِي الصِّدِّيقَةُ ابْنَةُ الصِّدِّيقِ، الْبَرِيئَةُ الْمُبَرَّأَةُ كَذَا وَكَذَا.

''آپ رحمہ اللہ جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے، تو فرماتے: مجھے صدیقہ بنت صدیق اور پاک دامن، جنہیں الزام سے بری کر دیا گیا، نے اس اس طرح حدیث بیان کی۔''

(طبقات ابن سعد : 51/8، تاريخ ابن أبي خيثمة : 4120، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ ابو منصور معمر بن احمد اصبہانی رحمہ اللہ (۴۱۸ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ عَائِشَةَ الصِّدِّيقَةَ بِنْتَ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ حَبِيبِ اللّٰهِ مُبَرَّأَةٌ مِنْ كُلِّ دَنَسٍ، طَاهِرَةٌ مِنْ كُلِّ رِيبَةٍ، فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

''عائشہ صدیقہ بنت صدیق، حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حبیبہ ہیں، ہر قسم کے عیب سے بری ہیں اور ہر الزام سے پاک ہے، رضی اللہ عنہا۔''

(الحُجّة في بيان المَحَجَّة لقوّام السنة : 248/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (۴۳۰ھ) فرماتے ہیں:

الصِّدِّيقَةُ بِنْتُ الصِّدِّيقِ الْعَتِيقَةُ بِنْتُ الْعَتِيقِ حَبِيبَةُ الْحَبِيبِ وَأَلِيفَةُ الْقَرِيبِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ الْخَطِيبِ الْمُبَرَّأَةُ مِنَ الْعُيوبِ الْمُعَرَّاةُ مِنَ ارْتِيَابِ الْقُلُوبِ لِرُؤْيَتِهَا جِبْرِيلَ رَسُولَ عَلَّامِ الْغُيوبِ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا .

''صدیقہ بنت صدیق، عتیقہ بنت عتیق، حبیب خدا کی حبیبہ، سید المرسلین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے قریب، عیوب سے پاک، دل میں پیدا ہونے والے تمام شکوک وشبہات سے بری، جن کی تصویر جبریل علیہ السلام نے اللہ علام الغیوب کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی تھی۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔''

(حلية الأولياء : 43/2)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَنْزَلَ اللّٰهُ بَرَائَتَكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ .

''اللہ نے آپ کی برأت سات آسمانوں کے اوپر سے نازل کی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : ١/٢٧٦، ٣٤٩، الرّد على الجهمية للدّارمي، ص ٥٧، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : ٨/٤، وسندهٗ حسنٌ)

اس روایت کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❁ ایک روایت کے الفاظ ہیں:

نَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ .

''آپ کی برأت آسمانوں (کے اوپر) سے اُتری ہے۔''

(صحيح البخاري : ٤٧٥٣)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَائِشَةَ زَوْجَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهِيَ طَيِّبَةٌ، لِأَنَّهُ أَطْيَبُ مِنْ كُلِّ طَيِّبٍ مِنَ الْبَشَرِ، وَلَوْ كَانَتْ خَبِيثَةً لَّمَا صَلَحَتْ لَهُ، لَا شَرْعًا وَلَا قَدَرًا، وَلِهٰذَا قَال : ﴿أُولٰئِكَ مُبَرَّؤُونَ مِمَّا يَقُولُونَ﴾ أَي هُمْ بُعَدَآءُ عَمَّا يَقُولُهُ أَهْلُ الْإِفْكِ وَالْعُدْوَانِ .

''اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اسی لیے بنایا کہ وہ پاکدامن تھیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں زیادہ پاکدامن ہیں۔ سیدہ ناپاک ہوتیں، تو شرعی طور پر آپ کی زوجہ ہوتیں، نہ آپ کے شایانِ شاں ہی ہوتیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أُولٰئِكَ مُبَرَّؤُونَ مِمَّا يَقُولُونَ﴾ ''لوگوں کے الزامات سے یہ ہستیاں بری ہیں۔'' یعنی یہ اہل افک اور دشمنوں کی باتوں سے کوسوں دور ہیں۔''

(تفسير ابن كثير : 35/6)

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (النّور : ٢٣)

''جولوگ پاک دامن، بھولی بھالی مومن خواتین پر تہمت لگاتے ہیں، وہ دنیا اورآخرت میں ملعون ہیں، نیز ان کے لیے بہت بڑا عذاب تیار ہے۔''

❀ عالم اہل بیت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِي عَائِشَةَ خَاصَّةً.

''یہ آیت خاص سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(تفسير ابن أبي حاتم: 2556/8، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ بَيَّنَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِيمَنْ يَقْذِفُ عَائِشَةَ وَأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ لِمَا فِي قَذْفِهِنَّ مِنَ الطَّعْنِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيْبِهِ فَإِنَّ قَذْفَ الْمَرْأَةِ أَذًى لِزَوْجِهَا كَمَا هُوَ أَذًى لِابْنِهَا لِأَنَّهٗ نِسْبَةٌ لَهٗ إِلَى الدِّيَاثَةِ وَإِظْهَارٌ لِفَسَادِ فِرَاشِهٖ فَإِنَّ زِنَاءَ امْرَأَتِهٖ يُؤْذِيهِ أَذًى عَظِيمًا، وَلَعَلَّ مَا يَلْحَقُ بَعْضَ النَّاسِ مِنَ الْعَارِ وَالْخِزْيِ بِقَذْفِ أَهْلِهٖ أَعْظَمُ مِمَّا يَلْحَقُهٗ لَوْ كَانَ هُوَ الْمَقْذُوفُ.

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے واضح کر دیا ہے کہ یہ آیت (النور: ۲۳) سیدہ عائشہ اور دوسری امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن پر تہمت لگانے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کیوں کہ یہ درحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن ہے۔ بیوی پر تہمت شوہر کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے، جیسا کہ بیٹے کے لیے ہوتی ہے،

کیونکہ یہ اس کے گھٹیا پن اور بدنسل ہونے کی دلیل ہے۔ بیوی زنا کی مرتکب ہو، تو خاوند کے لیے رسوائی ہے۔ عین ممکن ہے کہ خود آدمی پر تہمت لگے، تو اسے اتنی رسوائی نہ ہو، جتنی اس کی بیوی پر تہمت لگنے سے ہوتی ہے۔''

(الصّارم المَسلول علی شاتِم الرَّسول : 45/1)

❁ علامہ ابواسحاق شیرازی رحمہ اللہ (۴۷۶ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى عُمُومِ آيَةِ الْقَذْفِ وَإِنْ كَانَتْ نَزَلَتْ فِي شَأْنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَاصَّةً .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تہمت والی آیت عام ہے، گو کہ خصوصی طور پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق ہی نازل ہوئی ہے۔''

(التّبصرة في أصول الفقه، ص 146)

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ تَعَالٰى : ﴿يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهٖ أَبَدًا﴾ يَعْنِي فِي عَائِشَةَ، لِأَنَّ مِثْلَهٗ لَا يَكُونُ إِلَّا نَظِيرَ الْقَوْلِ فِي الْمَقُولِ عَنْهُ بِعَيْنِهٖ، أَوْ فِيمَنْ كَانَ فِي مَرْتَبَتِهٖ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَا فِي ذٰلِكَ مِنْ أَذَائِهٖ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِرْضِهٖ وَأَهْلِهٖ، وَذٰلِكَ كُفْرٌ مِنْ فَاعِلِهٖ .

''اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿يَعِظُكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعُودُوا لِمِثْلِهٖ أَبَدًا﴾ (النّور : ۱۷) سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، کیوں کہ مثلیت تب ہی ہوگی جب کسی کے

بارے میں اسی طرح کی بات کی گئی ہو یا وہ ازواج مطہرات کے ہم پلہ ہو۔ کیوں کہ اس سے رسول اللہ ﷺ کو عزت و ناموس اور اہل بیت کے حوالے سے ایذا و تکلیف ہوتی ہے اور یہ کفریہ حرکت ہے۔''

(تفسير القرطبي : 205/12)

✿ قاضی ابویعلی حنبلی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَذَفَ عَائِشَةَ بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ كَفَرَ بِلَا خِلَافٍ .

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہی تہمت لگائی، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو اس کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(الصّارم المَسلول لابن تيمية، ص 566)

✿ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ حَكَى الْإِجْمَاعَ عَلٰى هٰذَا غَيْرُ وَاحِدٍ وَصَرَّحَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ بِهٰذَا الْحُكْمِ .

''اس پر کئی اہل علم نے اجماع نقل کیا ہے اور بے شمار ائمہ نے اس حکم کی صراحت بھی کی ہے۔''

(الصَّارم المَسلول على شاتِم الرّسول، ص 566)

✿ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، مَنْ يَّعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي، وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلٰى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا يَدْخُلُ عَلٰى أَهْلِي

إِلَّا مَعِي، قَالَتْ : فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، فَقَالَ : أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْذِرُكَ، فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهٗ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ .

''مسلمانوں کی جماعت! اس شخص (عبد اللہ بن اُبی ابن سلول) کے خلاف میری مدد کون کرے گا؟ جس نے مجھے میری اہلیہ کے متعلق تکلیف پہنچائی ہے، اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی کے متعلق بھلائی کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔ ان لوگوں نے ایک ایسے شخص (صفوان رضی اللہ عنہ) کا نام ذکر کیا ہے، جس کے بارے میں بھی میں نے سوائے بھلائی کے کچھ نہیں دیکھا۔ وہ جب بھی میرے گھر آیا، تو میرے معیت میں ہی آیا ہے۔ تو سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، یہ بنو عبد الاشہل قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں آپ کی مدد کروں گا۔ اگر تو (تہمت لگانے والا) وہ شخص قبیلہ اوس سے ہے، تو میں اس کی گردن قلم کر دوں گا اور اگر وہ ہمارے خزرجی بھائیوں کے قبیلہ سے ہوا، تو اس کے متعلق آپ جو حکم فرمائیں گے، ہم بجالائیں گے۔''

(صحيح البخاري: 4141، صحيح مسلم: 2770)

❁ علامہ فخر رازی رحمہ اللہ (٦٠٦ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِفْكُ أَبْلَغُ مَا يَكُونُ مِنَ الْكَذِبِ وَالْافْتِرَاءِ ...... وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ مَا أُفِكَ بِهٖ عَلٰى عَائِشَةَ، وَإِنَّمَا وَصَفَ اللّٰه تَعَالٰى ذٰلِكَ الْكَذِبَ بِكَوْنِهٖ إِفْكًا لِأَنَّ الْمَعْرُوفَ مِنْ حَالِ عَائِشَةَ

خِلَافُ ذٰلِكَ لِوُجُوهٍ؛ أَحَدُهَا : أَنَّ كَوْنَهَا زَوْجَةً لِلرَّسُولِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْصُومِ يَمْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ .

''افک جھوٹ اورافترا سے زیادہ بڑا لفظ ہے۔.....مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اس سے مراد وہ تہمت ہے، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس جھوٹ پر ''افک'' کا لفظ استعمال کیا۔ کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کئی لحاظ سے اس (الزام وتہمت) کے برعکس تھی، جن میں سے ایک یہ کہ سیدہ رضی اللہ عنہا معصوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں، جو کہ ایسی غلطی سے مانع ہے۔''

(تفسير الرازي : 337/23)

❁ علامہ ابن جزی غرناطی رحمہ اللہ (۷۴۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْخَيْرُ فِي ذٰلِكَ مِنْ خَمْسَةِ أَوْجُهٍ؛ تَبْرِئَةُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، وَكَرَامَةُ اللّٰهِ لَهَا بِإِنْزَالِ الْوَحْيِ فِي شَأْنِهَا، وَالْأَجْرُ الْجَزِيلُ لَهَا فِي الْفِرِيَّةِ عَلَيْهَا، وَمَوْعِظَةُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْاِنْتِقَامُ مِنَ الْمُفْتَرِينَ .

''واقعہ افک میں پانچ اعتبار سے خیر تھی؛ ① ام المومنین کی برأت کر دی گئی، ② اللہ تعالیٰ نے سیدہ کی شان میں وحی نازل کر کے ان کی عزم افزائی فرمائی، ③ اس جھوٹے الزام پر (صبر کرنے سے) سیدہ کو بہت بڑا اجر ملا، ④ مومنوں کو وعظ ونصیحت کی گئی ⑤ جھوٹے الزام لگانے والوں سے انتقام لیا گیا۔''

(تفسير ابن جزي : 63/2)

❁ حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هِيَ رِدَّةٌ تَامَّةٌ، وَتَكْذِيبٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِي قَطْعِهِ بِبَرَاءَ تِهَا .

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانا مکمل ارتداد ہے اور اللہ تعالیٰ کو سیدہ کی قطعی براءت کرنے میں جھٹلانا ہے۔''

(المحلّٰی بالآثار: 440/12)

❁ علامہ عبدالخالق بن عیسیٰ ہاشمی حنبلی رحمہ اللہ (۴۷۰ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ رَمٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ فَقَدْ مَرَقَ مِنَ الدِّينِ وَلَمْ يَنْعَقِدْ لَهٗ نِكَاحٌ عَلٰى مُسْلِمَةٍ إِلَّا أَنْ يَّتُوبَ وَيُظْهِرَ تَوْبَتَهٗ .

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہ الزام لگایا، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو وہ دین سے نکل گیا (کافر ہو گیا)۔ اس کا مسلمان خاتون سے نکاح منعقد نہ ہو گا، الا کہ وہ اعلانیہ توبہ کر لے۔''

(الصّارم المَسلول لابن تيمية، ص 568)

❁ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ أَهْلَ الْإِفْكِ رَمَوْا عَائِشَةَ الْمُطَهَّرَةَ بِالْفَاحِشَةِ، فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ، فَكُلُّ مَنْ سَبَّهَا بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ فَهُوَ مُكَذِّبٌ لِلّٰهِ، وَمَنْ كَذَّبَ اللّٰهَ فَهُوَ كَافِرٌ .

''اہل افک نے پاکدامن سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر برائی کی تہمت لگائی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا۔ لہٰذا جس نے بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر وہ الزام لگایا، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے والا ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا، وہ کافر ہے۔'' (أحكام القرآن: 366/3)

۞ حافظ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ قَذَفَهَا بِمَا بَرَّأَهَا اللّٰهُ مِنْهُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ .

''جس نے سیدہ پر وہ تہمت لگائی، جس سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری کر دیا ہے، تو اس نے اللہ عظیم کے ساتھ کفر کیا۔'' (لمعة الاعتقاد، ص 40)

۞ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

بَرَاءَ ةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْإِفْكِ وَهِيَ بَرَاءَ ةٌ قَطْعِيَّةٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ فَلَوْ تَشَكَّكَ فِيهَا إِنْسَانٌ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ صَارَ كَافِرًا مُرْتَدًّا بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

''واقعہ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت ہو چکی ہے، یہ برأت قطعی ہے، جس پر قرآنی نص ہے، لہٰذا اللہ معاف کرے! جس انسان نے اس میں شک کیا، تو اس کے کافر اور مرتد ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(شرح النّووي : 117/17)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

إِيَّاكَ يَا رَافِضِيُّ أَنْ تُلَوِّحَ بِقَذْفِ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدَ نُزُوْلِ النَّصِّ فِي بَرَاءَ تِهَا، فَتَجِبُ لَكَ النَّارُ .

''اے رافضی! ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے سے باز آ جاؤ، بعد اس کے کہ ان کی برأت پر نص آ چکی ہے، ورنہ تجھ پر جہنم واجب ہو جائے گی۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء :188/1)

۞ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى كُفْرِ قَاذِفِهَا .

’’سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والے کے کفر پر امت کا اتفاق ہے۔‘‘

(زاد المَعاد في هَدي خير العِباد : 103/1)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ قَاطِبَةً عَلٰى أَنَّ مَنْ سَبَّها بَعْدَ هٰذَا وَرَمَاهَا بِمَا رَمَاهَا بِهٖ بَعْدَ هٰذَا الَّذِي ذُكِر فِي هٰذِهِ الْآيَةِ، فَإِنَّهٗ كَافِرٌ، لِأَنَّهٗ مُعَانِدٌ لِّلْقُرْآنِ .

’’تمام علمائے کرام کا اس شخص کے کافر ہونے پر اجماع ہے، جو برأت کے بعد بھی آپ رضی اللہ عنہا کو برا بھلا کہے اور اسی تہمت کے ساتھ متہم کرے، جس کے بعد یہ آیات نازل ہوئیں، کیوں کہ وہ قرآن مجید کا واضح دشمن ہے۔‘‘

(تفسير ابن كثير : 32-31/6)

❁ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ مَنْ قَذَفَهَا فَقَدْ كَفَرَ لِتَصْرِيْحِ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ بِبَرَاءَ تِهَا .

’’جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائی، وہ کافر ہے، کیونکہ قرآن کریم میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت صراحت کے ساتھ ہو چکی ہے۔‘‘

(الإجابة لإيراد ما اسْتَدْرَكَتْهُ عائشةُ على الصّحابة، ص 52)

❁ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۰۶ھ) فرماتے ہیں:

صَارَتْ بَرَاءَةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْإِفْكِ بَرَاءَةً قَطْعِيَّةً بِنَصِّ الْقُرْآنِ فَلَوْ شَكَّ فِيهَا إِنْسَانٌ وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰى صَارَ

كَافِرًا مُرْتَدًّا بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

''واقعہ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت ہو چکی ہے، یہ برأت قطعی ہے، جس پر قرآنی نص ہے، لہٰذا اللہ معاف کرے! جس انسان نے اس میں شک کیا، تو اس کے کافر اور مرتد ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔''

(طرح التّثريب : 69/8، عمدة القاري للعيني : 235/13)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

...... وَتَحْرِيمُ الشَّكِّ فِي بَرَاءَةِ عَائِشَةَ .

''(یہ حدیث دلیل ہے کہ) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی برأت میں شک کرنا حرام ہے۔''

(فتح الباري : 481/8)

❀ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ تَعَالٰى : ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ﴾ نَزَلَتْ فِي بَرَاءَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيمَا قُذِفَتْ بِهِ ...... قَالَ الْعُلَمَاءُ : قَذْفُ عَائِشَةَ كُفْرٌ لِأَنَّ اللّٰهَ سَبَّحَ نَفْسَهُ عِنْدَ ذِكْرِهِ، فَقَالَ : ﴿سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ﴾ كَمَا سَبَّحَ نَفْسَهُ عِنْدَ ذِكْرِ مَا وَصَفَهُ بِهِ الْمُشْرِكُونَ مِنَ الزَّوْجَةِ وَالْوَلَدِ .

''آیت مبارکہ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ جَاؤُوا بِالْإِفْكِ﴾ ''جو لوگ بہت بڑا بہتان باندھ لائے ہیں......'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کی برأت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔...... اہل علم کہتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت

لگانا کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس تہمت کا ذکر کرتے وقت اپنی تسبیح بیان کی ہے، فرمایا: ﴿سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ﴾ ''اللہ پاک ہے، یہ بہت بڑا بہتان ہے۔'' جب مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے بیوی اور اولاد کا اثبات کیا، تو اس کو ذکر کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی تسبیح و تقدیس بیان کی۔''

(الإكليل، ص 190)

❁ علامہ بحرق شافعی رحمہ اللہ (۹۳۰ھ) فرماتے ہیں:

حَدِيثُ الْإِفْكِ فِي بَرَاءَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَمَّا قُذِفَتْ بِهٖ، فَهِيَ بَرَاءَةٌ قَطْعِيَّةٌ بِنَصِّ الْقُرْآنِ، حَتّٰى إِنَّ مَنْ يُشَكِّكُ فِي بَرَاءَتِهَا فَهُوَ كَافِرٌ بِالْإِجْمَاعِ.

''حدیث افک، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کی براءت کے بارے میں ہے۔ یہ براءت قطعی ہے اور اس پر قرآن نص ہے، یہاں تک کہ اگر کوئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت میں شک کرے، وہ بالا جماع کافر ہے۔''

(حدائق الأنوار، ص 305)

❁ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (۹۷۰ھ) فرماتے ہیں:

...... بِقَذْفِهٖ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔''

(البحر الرّائق: 131/5، مَجمع الأنهر لشيخي زاده: 692/1)

❁ علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ (۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ كَانَ يَقْذِفُ السَّيِّدَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَا شَكَّ فِي كُفْرِهٖ.

''اگر کوئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہے، تو اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔''
(فتاویٰ شامی : 70/4)

۞ نیز فرماتے ہیں:

لَا شَكَّ فِي تَكْفِيرِ مَنْ قَذَفَ السَّيِّدَةَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا .

''اس شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتا ہے۔''
(فتاویٰ شامی : 237/4)

۞ علمائے احناف کا متفقہ فتویٰ ہے:

لَوْ قَذَفَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِالزِّنَا كَفَرَ بِاللّٰهِ .

''جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کا الزام لگایا، اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔''
(فتاویٰ عالمگیری : 264/2)

۞ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ (۱۲۰٦ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ يَّقْذِفُ الطَّاهِرَةَ الطَّيِّبَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ زَوْجَةَ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ كَمَا صَحَّ ذٰلِكَ عَنْهُ فَهُوَ مِنْ ضَرْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولٍ رَأْسِ الْمُنَافِقِينَ، وَلِسَانُ حَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ، مَنْ يَّعْذِرُنِي فِيمَنْ آذَانِي فِي أَهْلِي، ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا، وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا﴾،
فَأَيْنَ أَنْصَارُ دِينِهِ لِيَقُولُوا : نَحْنُ نَعْذُرُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟

''دنیا وآخرت میں رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ طیبہ زوجہ پر تہمت لگانے والا منافقین کے سردار عبد اللہ بن اُبی کی نسل سے ہے اور رسول اللہ ﷺ زبان حال سے فرما رہے ہیں: مسلمانو! مجھے میری بیوی کے متعلق ایذا دینے والے کے خلاف میری مدد کون کرے گا؟ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا، وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَّإِثْمًا مُّبِينًا﴾(الأحزاب : ٥٧-٥٨)

''اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچانے والے دنیا وآخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے رسوا کن عذاب تیار ہے اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو ناحق ایذا پہنچاتے ہیں، وہ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار کہاں گئے؟ جو یہ کہیں: اللہ کے رسول! ہم آپ کا دفاع کریں گے۔''(رسالة في الرّدّ على الرّافضة ص 25-26)

تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی ازواج مطہرات پاک دامن تھیں۔ وہ کسی سے برائی کا ارادہ نہیں کر سکتیں۔ زلیخا نامی عورت کا سیدنا یوسف علیہ السلام سے نکاح ثابت نہیں، اس بارے میں محمد بن اسحاق کا قول بے دلیل ہے۔

۲۸، مئی، ۲۰۲۰ء